DATE:

خدیجہ سعید
Test#2

سوال نمبر 1
مسلمان معاشروں پر مغربی تہذیب کے جملہ اثرات تحریر کریں؟

تعارف:

امریکہ اور روس کی کئی سالوں کی سرد جنگ (Cold war) کے خاتمہ پر ہی امریکہ نے اپنے نظریات کی کامیابی کا ڈھول پیٹنا شروع کر دیا تھا، جس کا عملی نمونہ فرانسس فوکویامہ (Francis Fokuyama) کی کتاب "End of History" اور کئی چھوٹے بڑے ممالک میں مغربی تہذیب کے بول بالے سے ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن سیموئل ہنگٹنگٹن "Samul Hantingtun" اپنی کتاب (The clash of civilization) میں لکھتے ہیں کہ جنگوں کا یہ سلسلہ یہی ختم نہیں ہو جاتا بلکہ مستقبل میں مختلف تہذیبیں ایک دوسرے کو چت کرنے کے لئے روبرو کھڑی ہونگیں اسی لئے مغرب کو اپنی تہذیبی اقدار پر زیادہ زور دینا چاہئے اسی بات کو وجہ بنا کر مغرب نے اپنی تہذیبی اقدار اور اصولوں کو دنیا پر رائج کرنا اپنا

شوا بنالیا۔ مغرب کی اسی تہذیبی یلغار سے مسلمان بھی نہ بچ سکے۔ جن اصولوں کو اپنا کر مغرب آج کامیابی کی سیڑھیاں چڑھ رہا ہے وہ کبھی مسلمانوں کے اقدار کا حصہ ہوا کرتی تھی مگر افسوس کہ مسلمان اپنی جداگانہ ساخت اور اصلی اہمیت کو بھول چکے ہیں۔

مسلمان اپنی جداگانہ اور عالمانہ تہذیب ہونے کے باوجود مغرب کی تہذیب کے زیر اثر ہیں، جس کی سب سے بڑی وجہ دین سے دوری، آپس کی ناچاقی، عیسائی مشنریوں کی تبلیغ کے علاوہ روپیہ پیسہ کی فروانی ہے۔

مسلمان معاشروں پر مغربی تہذیب کے اثرات:

"Clash of Civilization" کی تحریر کے بعد مغربی دنیا کافی حد تک اسلامی معاشرے کے مذہبی، اخلاقی، روحانی، سماجی، معاشی اور سیاسی اقدار پر اثر انداز ہونے میں کامیاب رہی ہے۔ مغربی دنیا کی چکاچوند نے اسلامی

DATE: کھیتی

معاشرے پر نہایت گہرا چھاپ داغ دیا ہے۔
جس کا اندازہ زندگی کے مختلف پہلوؤں
پر نظر ثانی سے بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ ذیل
میں اسلامی نقطہ نظر اور قرآن و نبوی کی تعلیمات
کی روشنی میں ان کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں۔

1 روحانیت کا خاتمہ

مغربی تہذیب کا سب سے
بڑا اثر روحانیت کا خاتمہ ہے۔ مغربی
تہذیب نے انسان کو نفس کا غلام بنا دیا
ہے۔ مادیت پرستی سر چڑھ کر بولنے لگی ہے۔
انسان اپنے مقصد حیات کو مکمل طور
پر بھول چکا ہے۔ اُسے دنیا کی رنگینیوں
نے جکڑ کر رکھا ہے اور بھول بیٹھا ہے کہ ایک
نہ ایک دن وہ خدا کے روبرو کھڑا ہوگا
اور اپنے اعمال کا حساب ~~دیکھنا~~ دینا ہوگا۔
وہ اسی دنیا کو ابدی سمجھتا ہے۔ وہ اللہ
اور اُس کے رسول کی تعلیمات کو بھول چکا ہے
جیسا کہ حضرت محمد فرماتے ہیں۔

"الدنیا مزرعۃ الآخرۃ"
"دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

2 فکری اور تعلیمی اثرات

تعلیمی دنیا میں مغرب نے (secularism) یعنی دین و دنیا کی تفریق کا تصور عام کیا۔ جس کی بنیاد پر جدید تعلیم جو سائنس اور جدیدیت پر مبنی ہے کی ترویج کی جاتی ہے۔

جبکہ اسلام میں علم کی تقسیم "دینی" اور "دنیاوی" میں نہیں ہے، بلکہ ہر وہ علم جو انسانیت کے کام آئے، اُسے حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

(ابن ماجہ)

تاہم مغربی فلسفے نے "الحاد" اور "مادہ پرستی" کو فروغ دیا جو اسلامی عقیدے کے خلاف ہے

مزید یہ کہ Modern and Scientific تعلیم کی وجہ سے مدرسہ میں تعلیم کرنے والے طلبہ احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

3 سماجی اور اخلاقی اثرات

1 خاندانی نظام پر اثرات

مغربی تہذیب نے انفرادی آزادی

DATE: ۵

آزادی اور بے راہ روی کو فروغ دیا، جس نے خاندانی نظام متاثر ہوا۔ انفرادیت کے فلسفے کے زیر اثر انسان اپنے ماں، باپ، بہن بھائی، بیوی، بچوں کی طرف حقوق و فرائض کو انکار دینے سے نالاں ہے

جبکہ اسلام میں خاندان کو ایک اکائی کی حیثیت حاصل ہے اور والدین کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

"اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اپنے والدین کے ساتھ احسان کرو"

(سورۃ بنی اسرائیل)

مغربی اثرات کے تحت "اولڈ ایج ہومز" اسلامی اقدار کے خلاف ہے

8- حیا اور لباس:-

مغرب فیشن انڈسٹری شرم و حیا کے تصور کو ہی بدل ڈالا ہے۔ آج کے دور میں اگر کوئی سادہ اور مکمل لباس پہنتا ہے تو اسے (Outdated) یا روایتی رواجوں میں جکڑا ہوا مانا

DATE:

جاتا ہے - پردے کے تصور کو فرسودہ مانا
جاتا ہے اور عورتوں کے خلاف ظلم سے تشبیہ
دی جاتی ہے - جبکہ آدھے ادھورے اور
چمک دمک سے بھرپور کپڑوں کو فیشن کہا
جاتا - یہ سب اسلامی تہذیب کے
حیا کے تصور کے خلاف ہے -
آپ نے ارشاد فرمایا -

"الحیاءُ شعبہ ان من الایمان
حیا ایمان کا حصّہ ہے"
(بخاری شریف)

4 معاشی اثرات

1 معاشی نظامِ مغرب :- Capitalism
مغربی سرمایہ دارانہ نظام نے سود کو
کو معیشت کی بنیاد بنا دیا ہے جو اسلامی
معاشرے کے لئے سب سے بڑا چیلنج ہے -
مغربی معاشی نظام نہ صرف سودی نظام
کو فروغ دیتا ہے مثلاً بینکوں کو مستحکم
کرنا ، سود پر قرض دینا stock exchange کا ادارہ
قائم کرنا وغیرہ بلکہ پیسہ کمانے کیلئے
حلال و حرام کی تمیز میں بھی خاتمہ کر دیا ہے -

DATE: ________

2 ہاتھ سے کام کرنے میں عار محسوس کرنا۔

سرمایہ دارانہ نظام (capitalism) کے ذریعے انسان معمولی investment کے ذریعے اپنا کاروبار جما کر لوگوں کو کم سے کم اجرت پر کام پہ لگا سکتا ہے اور خود محنت کرنے سے کتراتا ہے بلکہ ہاتھ سے کام کرنے میں عار محسوس کرتا ہے۔ آجکل پڑھے لکھے نوجوان محنت مزدوری کرنے سے ہچکچاتا ہے کہ لوگ کیا کہیں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں

"بے شک اللہ تعالیٰ محنت کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے"

(القرآن)

3 زکوٰۃ و صدقات کا کوئی تصور نہیں

مغربی معاشی نظام میں زکوٰۃ و صدقات کا کوئی تصور نہیں بلکہ امیر، امیر سے امیر تر اور غریب، غریب سے غریب تر ہوتا جاتا ہے۔ ان جیسے لوگوں کیلئے قرآن مجید میں وعید ہے کہ

"جو لوگ روپیہ پیسہ (سونا چاندی) سنبھال کر رکھتے ہیں اور زکوٰۃ نہیں دیتے قیامت کے روز ان کے پیٹھوں کو ان سے داغا جائے گا" (الاحزاب)

CamScanner

5 سیاسی اثرات:

1 قوم پرستی

(colonial era) مغربی استعمار کے نتیجے میں اسلامی دنیا میں قوم کا بیج بو یا گیا جس نے امت مسلمہ کی وحدت کو پارا پارا کر دیا۔ اسی قوم پرستی (Nationalism) کے نتیجے میں دنیا آجکل رنگ، نسل، زبان کی بنیادوں پر ایک دوسرے سے لڑ جھگڑ رہی ہے۔ جبکہ اسلام رنگ، نسل، زبان، قوم کی بنیاد پر تفریق کی ممانعت کرتا ہے۔

"فضیلت صرف تقویٰ کی بنا پر ہے"
(الحدیث)

اسلام قومیت نہیں بلکہ "کلمہ طیبہ" کی بنیاد پر اتحاد کا درس دیتا ہے اور قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ

"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو"
(آل عمران)

یہی وجہ ہے کہ آج قومیت کی بناء پر مسلم عالک جیسے پاکستان اور افغانستان، سعودی عرب اور قطر یا سعودی عرب اور ایران آپس میں لڑائی پر مجبور ہے۔

CamScanner

2 جمہوریت اور شورائی نظام

مغربی جمہوریت کی بنیاد لوگوں کی رائے اور Popular vote پر مبنی ہے جبکہ اسلام شریعت کے قوانین کو اپنا آخری اور اصولی موقف سمجھتی ہے۔
مغربی جمہوریت کے قوانین زیادہ تر انسانی عقل سے بنائے گئے ہیں اور مادیت پرستی اور سیکولرزم کو فروغ دیتا ہے جبکہ اسلام دین کو دنیا سے الگ نہیں مانتا۔
لیکن جمہوریت کی شورائی نظام کو بخوبی ابھی اپنائے ہوتے ہیں کیونکہ یہ اسلامی تہذیب کے معاون ہے مگر Secularism کے خلاف ہے جیسے اقبال فرماتے ہیں۔

جلالِ بادشاہی ہو یا جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی
~~ہے چنگیزی~~

مغربی تہذیب کا مثبت پہلو

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مغربی تہذیب کے ذریعے سائنس، ٹیکنالوجی، طب اور انتظامی امور میں ہونے والی ترقی سے فائدہ

DATE:

اٹھانا اسلام کے مزاج کے عین مطابق ہے۔ بشرطیکہ کو بنیادی اسلامی عقائد سے ٹکراتی نہ ہوں۔

خلاصہ و بحث:

اسلامی معاشرے پر مغربی اثرات سے جہاں مادی ترقی ہوئی وہاں روحانی اور اخلاقی افراد کو نقصان بھی پہنچا۔ مغربی تہذیب کی یلغار سے بچنے کیلئے مسلمانوں کو جدید علوم کو اپنانا چاہئے اور اس کے تحت اجتہاد کے ادارے کو دوبارہ فروغ دینا چاہئے۔ مسلم ممالک کو آپس میں اتحاد کو فروغ دینا چاہئے اور مل کر اسلامی اقدار اور اسلامی شناخت کے فروغ کے لئے کام کرنا چاہئے۔

سوال نمبر 2

عوامی انتظامیہ (Public Administration) سے مراد وہ شعبہ ہے جو حکومتی پالیسیوں کو عملی جامہ پہنانے اور ریاست کے نظم و نسق کو چلانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ

عوامی انتظامیہ: سرکاری معاملات کے انتظام
اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے بنائے گئے
قوانین کو نافذ کرنے کا نام ہے۔ اسلام
کے نظام حکومت میں بھی عوامی انتظامیہ
کے ادارے کا قیام موجود ہے۔ جس کے ذریعے
سرکاری ملازمین کے عملی کوشش کرتے ہیں کہ
عوام کی خدمت کی جائے اور قوانین کی
پاسداری کی جائے۔ تاریخ گواہ ہے کہ حضرت
محمد ﷺ سے لے کر خلفائے راشدین نے اسلامی
تعلیمات کی روشنی میں سرکاری کام سرانجام دئے
اور مختلف محکموں یعنی [illegible]، داخلہ،
خارجہ، مالیات اور تعلیمی نظام کے تحت
حکومتی سرگرمیوں کو کامیاب بنایا۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پاکستان کا عوامی انتظامیہ کے ادارے کو بہتر بنانا۔

اسلامی نظام حکمرانی کے سنہرے اصولوں کی روشنی میں، پاکستان میں عوامی نظم و نسق کی بہتری کے لئے درج ذیل اقدامات تجویز کیے جا سکتے ہیں۔

DATE:

1 میرٹ کا موضوع ([illegible]

اسلام کے نظام میں عہدہ ایک "امانت" ہے جو صرف اُس شخص کو دیا جانا چاہیئے جو اس کا اہل ہو۔ اسی لئے بیوروکریسی اور سرکاری اداروں میں بھرتی اور ترقی کے عمل کو سیاسی مداخلت سے پاک کرنا اور میرٹ اور قابلیت کی بنا پر ہی تقرریوں کو یقینی بنانا چاہیئے۔ اسی حوالے سے آنحضرت محمدؐ کا ارشاد ہے کہ

"جب امانتیں ضائع کی جانے لگیں تو قیامت کا انتظار کرو۔
پوچھا گیا امانت ضائع کرنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: جب عہدے نااہل لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں"۔

(صحیح بخاری)

2 احتساب اور شفافیت کا موضوع

(مسئولیہ)

اسلامی نظم و نسق میں ہر حاکم عوام اور اللہ کے سامنے جوابدہ ہے۔ جیسے کہ حضرت عمرؓ کے دور میں لوگ براہ راست آپ سے مال غنیمت کے بارے میں سوال

پوچھنے اور آپ جواب دینے سے نہ گھبراتے اور نہ ہی منع کرتے۔ اسی لئے پاکستانی سرکاری افسران کے اثاثوں کی باقاعدہ جانچ پڑتال ہونی چاہئے۔ "اوپن ڈور پالیسی" اپنانی چاہئے "Open door policy" تاکہ عوام کی براہ راست رسائی ممکن ہو۔ وفاقی محتسب کے ادارے کو مزید بااختیار بنایا جائے۔

3 مشاورات کا نظام

"شورائی نظام"

شورائی نظام اسلامی طرز حکومت کی روح ہے۔ اہم قومی پالیسیوں کی تیاری میں صرف سیاستدان نہیں بلکہ ٹیکنوکریٹس، ماہرین تعلیم، مذہبی علماء، عوامی نمائندوں پر مشتمل "مشاورتی کونسل" بنائی جائیں۔ جیسے کہ سورۃ الشوریٰ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

"اور وہ اپنے تمام کام باہم مشورے سے انجام دیتے ہیں"
(سورۃ الشوریٰ)

4 عدل و انصاف کی فراہمی (العدل)

عوامی نظم ونسق تب تک بہتر نہیں ہو سکتا جب تک قانون کی نظر میں سب برابر نہ ہو۔ اسی لئے پاکستانی نقطہ نظر سے "وی آئی پی" کلچر کا خاتمہ کیا جائے۔ سرکاری دفتر میں عام شہری اور طاقتور شہری کے لئے یکساں ضابطے اور اصول رائج ہوں۔ امیر اور غریب میں فرق نہ کیا جائے اور انصاف کو عام کیا جائے۔ اسی حوالے سے حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

"تم سے پہلے قومیں اس لئے تباہ ہوئی کہ وہ غریب کو سزا دیتے تھے اور طاقتور کو چھوڑ دیتے تھے۔"
(بخاری)

5 عوامی فلاح و بہبود

اسلامی ریاست کا مقصد شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ نہیں بلکہ عوام کی خدمت ہے پاکستانی ایڈمنسٹریشن کو چاہئے کہ عوام

کی فلاح و بہبود میں کوئی کسر نہ چھوڑے۔
سرکاری بجٹ کا رخ شاہانہ اخراجات
اور مراعات سے ہٹا کر بنیادی ضروریات
(تعلیم، صحت، صفائی اور پانی) کی طرف موڑا
جائے۔ بیوروکریسی اور پروٹوکول کے
اخراجات کو کم کیا جائے۔ کیونکہ
قرآنی تعلیمات کے مطابق

"تم میں سے ہر شخص راعی ہے
اور اس سے اسکی رعیت کے
بارے میں سوال کیا جائے گا"
(القرآن)

اسی طرح حضرت عمر فاروق (رض) کا مشہور
قول ہے کہ
"اگر دریا فرات کے کنارے ایک
کتا بھی بھوک سے مر گیا تو اس کا
حساب عمر سے لیا جائے گا۔"

اسی لئے لوگوں کے حقوق کے بارے میں اللہ
سے ڈرنا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ اپنی ذمہ داریوں
کو احسن طریقے سے پورا کرنا چاہیئے۔

6 اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی:-

اسلامی تاریخ میں گورنرز اور عاملین کو مقامی سطح پر خود مختار بنایا جاتا تھا تاکہ مسائل فوری حل ہوں۔ اسی بناء پر پاکستان میں بلدیاتی نظام (Local government) کو مضبوط کیا جائے تاکہ گلی محلے کے مسائل کے لئے لوگوں کو اسلام آباد یا صوبائی دارالحکومتوں کے چکر نہ لگانے پڑیں۔ جہاں تک ہو سکے انصاف اور بہبود کے کام اپنے علاقے میں ہی حل ہو اور زیادہ ٹائم بھی نہ لگے۔ اسی طرح خلفائے راشدین مختلف علاقوں میں گورنر بھیج دیتے تھے تاکہ عوامی مسائل کا حل فوری طور پر مہیا کیا جا سکے۔

خلاصہ و بحث:-

الغرض، پاکستان میں عوامی نظم و نسق کی اصلاح بھی ممکن ہے جب ہم مغربی ماڈلز کی اندھی تقلید کے بجائے اپنی اساس یعنی "اسلامی ریاست کے واضح تصور" کو اپنائیں۔ قرآن و سنت کی تعلیمات کو فروغ دے۔ اس کے لئے اداروں کو وفاقی محتسب اور اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کی سطح پر اسلامی اخلاقیات کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے۔